

Registerd

L. No 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۲) ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہے۔ ۳۱ مئی سنہ ۱۹۰۷ء جلد (۳۵)

گلدستہ اخبار

ہائی کورٹ سیشن کلکتہ میں ایک قیدی نے جج سے کہا کہ پولیس نے مجھکو جسمانی اذیت پہنچاکر مجھ سے اقبال جرم جبراً کرالیا ہے جج نے فوراً متعلقہ پولیس افسروں کے اظہار لکھے اور جیوری سے کہا کہ ایسے حالات میں مجرم کے اقبال پر بالکل خیال نہ کیا جاوے۔ نتیجہ یہہ ہوا کہ قیدی رہا کر دیا گیا۔ کلکتہ میں بدررؤں کو صاف کرنے کے لئے دو قلیوں نے ایک سوراخ کھولا اور اُسمیں اترتے ہی زہریلے ہوا سے دونوں بیہوش ہو کر مر گئے۔ **بلوہ راولپنڈی** کے متعلق ابتک ۵۷ آدمی گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ بعض بلوائی روپوش ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کی گرفتاری کے لئے ۳۰ روپے کا انعام مشتہر کیا گیا ہے۔ **وہ نیا قانون** جس کے مطابق پنجاب صوبہ مشرقی بنگال اور آسام میں بلا اجازت جلسہ نہیں ہو سکتا وہ سیالکوٹ۔ لاہور۔ لائیلپور۔ راولپنڈی اٹک میں صرف ۶ ماہ تک جاری رہیگا۔ اگر اس عرصہ کے بعد بھی اس کے جاری رہنے کی ضرورت معلوم ہوگی تو گورنر جنرل اس قانون کے نفاذ کی پھر اطلاع کر دینگے۔ **مہاراجہ کشمیر** نے اپنی تمام ریاست میں سرکار برطانیہ کے خلاف سیڈیشن پھیلانے والوں یا ایسے لوگوں کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کو سزا دینے کا اعلان کر دیا ہے۔ اور اس اعلان کے ایک ہفتہ بعد حسب ذیل پانچ آدمیوں کو جنہوں نے پنجاب میں سیڈیشن پھیلانے والوں سے زبردست عملی ہمدردی کا ثبوت دیا۔ چوبیس گھنٹے کے اندر اندر ریاست کی حدود سے باہر ہو جانے کا حکم دیا ہے۔ **ڈاکٹر جے کتھبرٹ ہال** صاحب جو گذشتہ موسم سرما میں ہسکل لیکچرز دیتے رہے تھے براہ چین و جاپان امریکہ کو پہنچ گئے اور اب انکی صحت میں خلل آگیا ہے۔ **مس لیلاوتی سنگھ** اور پادری آر جے چیمبر جو ایپر انڈیا سے ڈیلیگیٹ ہو کر ٹوکیو (جاپان) گئے تھے اب واپس ہندوستان آگئے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ جلسہ نہایت ہی مؤثر اور ہر پہلو سے کامیاب تھا۔ **آتش فشاں** پہاڑ اِٹنا اور سٹرامبولی روز بروز جوش میں آتے جاتے ہیں اور پہاڑوں میں نئے دہانے کھلتے آتے ہیں۔ قرب و جوار کے دیہات کے باشندے گاؤں چھوڑ چھوڑ بھاگے جاتے ہیں۔ **جولائی** کی پہلی تاریخ سے سرکاری لفافوں اور پوسٹ کارڈوں پر کٹے ہوئے ٹکٹ دوسرے لفافوں اور پوسٹ کارڈوں پر کام نہ آئینگے۔ **شہزادہ سپین** کے پیدا ہونے کے وقت بادشاہ ایڈورڈ کی طرف سے پرنس آرتھر آف کناٹ حاضر ہوئے تھے۔ **لفٹنٹ گورنر پنجاب** کی عارضی سہ ماہی رخصت کے ایام میں پنجاب کے فنانشل کمشنر صاحب بہادر آنریبل مسٹر تھامس گارڈن والکر سی ایس آئی قایم مقام لفٹنٹ گورنر پنجاب مقرر ہوئے ہیں۔ مسٹر ڈیوڈ مکانگی سابق سکرٹری وائی ایم سی اے ہندوستان کے تھے اب انکا تعلق بحیثیت نارورڈ موومنٹ سکرٹری پریسبٹیرین چرچ کی بورڈ آف فارن مشنس سے ہو گیا ہے۔ مانگسیلا واقع برما کی امریکن بپٹسٹ مشن کے پادری جے پکر صاحب بوجہ اپنی نقص صحت کے اپنی ستری سال کی خدمت کے بعد واپس امریکہ کو جاتے ہیں۔ **چند ہفتوں** کا عرصہ گذرا ہے کہ لودیانہ کے زنانہ مدرسہ طبی میں ڈبلن کے ایک جنٹلمین نے ایک عطیہ دیا ہے۔ اس کا وعدہ ہے کہ اگر نومبر سنہ ۱۹۰۷ء تک ۴۰۰۰ پونڈ اس مدرسہ کے متعلق فراہم ہو جائے تو میں ایک ہزار پونڈ کا عطیہ اسکو دونگا۔ **کشمیر** میں ہیضہ کا زور ہے ہفتہ مختتمہ ۱۳ مئی کو ۱۳۰۴ وارداتِ وقوع میں آئیں جنمیں سے ۸۱۷ فوت ہو گئے۔ **خبر** ہے کہ ۹ مئی کو دلہا پور ریلوے اسٹیشن پر جو ضلع غازی آباد میں واقع ہے ۲ سے ۳ من کے تین شہابے آسمان سے گرے ہیں کہتے ہیں کہ یہہ پتھر کالے سیاہ اور نہایت ہی گرم تھے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

نیلی روشنی کی کرنیں - پرانی چیزیں گذرتی جاتی ہیں اور نئی چیزیں نمودار ہوتی جاتی ہیں - انسان ترقی کرنے والا حیوان ہے اور زمانہ بھی ترقی کا ہے - اس امر کی بے شمار مثالیں آئے دن دنیا میں ظاہر ہوتی رہتی ہیں - جن سے انسان کی عقل حیران اور خدا کی شان اور دانائی نمایاں ہوتی ہے - منجملہ ان کے ایک دو کا ذکر ہم یہاں کرتے ہیں - حال ہی میں ایک فرانسیسی ڈاکٹر نے دریافت کیا ہے کہ نیلی برقی روشنی کی کرن سے اگر وہ ہر طرح پر دیگر رنگوں کی کرنوں سے بالکل معرا کر دی جاوے مریضوں کی آنکھوں پر ایسا اثر پیدا ہو جاتا ہے کہ مریض گہری نیند اور بے حس و حرکتی کی حالت میں آجاتا ہے - یہہ حالت نہ صرف پورے پورے طور پر بے ضرر رساں ہی ہے بلکہ بڑی راحت افزا بھی ہے - یہہ نیند دو تین منٹ تک رہتی ہے - عمل جراحی کے لئے اسکو متواتر کرنا پڑتا ہے اخراج دندان کے واسطے نہایت مفید ہے - اور اس سے بڑھکر کوئی طریقہ آجتک ایجاد نہیں ہوا - اگر کمرے میں نیلے پردے - نیلا اسباب اور نیلی دریاں وغیرہ موجود ہوں تو مریضان امراض عصبی کو بدرجہ غایت نافع ہیں - اس کی تاثیر سے اعصاب سن پڑجاتے ہیں اور مریض گہری نیند سوجاتا ہے جس کے بعد تمام عصبی شکایات عنقا ہوجاتی ہیں - موجد کا بیان ہے کہ نہ صرف نیلی برقی روشنی بلکہ نیلے شیشوں کی کھڑکیاں بھی بعض طبائع پر عجیب و غریب مسکن تاثیر رکھتی ہیں

دوسری مثال یہہ ہے کہ امریکہ میں آجکل برقی ریل گاڑی تیار کرنیکی تجاویز اور غور پرداخت ہو رہی ہے جس سے کم خرچی بالانشینی - زیادہ آرام - اور سرعت طے مسافت متصور ہے - اس قسم کی ریل گاڑی سے ڈرائیوروں کو موسم گرما میں ہرگز کسی قسم کی تکلیف نہوگی - ایک دن کی مسافت نصف دن میں طے ہوگی - لکڑی اور کوئلوں کی ضرورت بالکل باقی نہ رہیگی - بجلی کی ریل گاڑی بھاپ کی ریل گاڑی کی بہ نسبت بہت جلد کھڑی کیجا سکیگی - گاڑیوں کے ٹکر کھانے کے حادث جو اکثر وقوع میں آتے ہیں وہ بہت کم ہو جائنگے - کرایہ کم ہو جائے گا اور عام لوگ بھی دور دراز کی سیر بہ آسانی و آسایش سے کرسکینگے غرضیکہ موجودہ ریل گاڑی سے آئندہ ریل گاڑی جو بذریعہ بجلی چلائی جائیگی زیادہ تر عمدہ اور مفید ہوگی -

ان مثالوں سے ظاہر ہے کہ غیر ممالک ترقی کی راہ میں کیسے تگ و دو سے رواں ہیں - انکو ہمیشہ کیسی دھن ترقی کرنیکی لگی رہتی ہے - اور وہ اپنے مرحلہ میں کیسے استقلال اور ثابت قدمی سے بڑھتے جا رہے ہیں - ان کے آرام اور فوائد دن دونے اور رات چوگنے ہوتے جاتے ہیں - انکو اپنے ہنر اور ایجادوں پر کیسا واجب فخر ہے - اور آج سارا جہان ان کے علم و ہنر کی داد دیتا ہے - دوسری طرف ایک ہندوستان ہے کہ دن بدن نیچے ہی کو ترقی کرتا جاتا ہے - اُسکو ترقی کا کچھ خیال نہیں گویا وہ جانتا ہی نہیں کہ ترقی کس جانور کا نام ہے - اور وہ کس مصرف کی ہے - اسکو تو خود غرضی اور باہمی فساد و عناد ہی سے کام ہے - تعصب اور غفلت انہیں کوٹ کوٹ کر بھری ہے پرانی باتوں کے شیدا ہیں - جس ملک کی یہہ حالت ہو بھلا وہ کب اٹھ سکتا ہے اور وہ کب اس لائق ہو سکتا ہے کہ مہذب اقوام کے زمرہ میں شریک ہو - اور انکا ہمپلہ ہونے کا دعوے کرسکے - اے ہندوستان جاگ - اور عناد و فساد کو چھوڑ - اور علم و ہنر میں ترقی کر - راستبازی کو ڈھونڈھ اور اس کا پیچھا کر میل ملاپ اور ہمدردی اور اتفاق کو پکڑ تب تیرے دن بھلے اور تیری زندگی شاد ہوگی - ورنہ یاد رکھ اس تنزلی کے قعر سے نکلنا تیرے لئے دشوار ہے ٭

اسسٹنٹ اوڈیٹر

اخبارات کی دریدہ دہنی - نہ معلوم پنجاب کے اخبارات کو کیا ہوگیا - باوجود جبر تنک و توقعات اور تنبیہات کے پھر بھی درشت زبانی سے موجودہ سرکار انگلیشیہ کے برخلاف کرتے ہیں باز نہیں آتے - شاید اُن کے خیال میں آزادگی اسی کا نام ہے کہ اپنی مہربان گورنمنٹ کو گالیاں دیں اور اس کے ہر نیک کام پر لعنت ملامت کریں - اسپر طرفہ یہہ کہ گورنمنٹ انکا بہت کم نوٹس لیتی ہے - وجہ اسکی کیا ہے؟ ایک طرف تو وجہ یہہ معلوم ہوتی ہے کہ ہر کمال کو زوال ہوتا ہے جب اخبارات کی دراز زبانی حد کو پہنچ جائیگی تو آخر کو وہ ضرور پست ہوگی اور اس پستی سے شرمندگی - نقصان - اور دکھ پیدا ہونگے جو فوری نتائج ایسی زباندرازیوں کے ہیں - اور سوائے پچھتانے کے اور کچھ حاصل نہوگا - آزادگی بالکل جاتی رہیگی اخبارات اس گمان پر ہرگز مطمئن نہ رہیں کہ ان کے لئے ہمیشہ یہی وقت اور حالت رہیگی - آخر انکو نیچا دیکھنا پڑیگا ہم اپنے ہم پیشہ ایڈیٹران اخبارات کو مشورہ دیتے ہیں کہ ذرہ دور اندیشی اور ہوش سے کام لیں - ع چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی - جہاں تک دیکھا جاتا ہے یہہ شیوہ ہندو اخباروں کا عموماً ہے کہ وہ زباندرازی اور درشت کلامی اور سرکار کے خلاف قلم اٹھانے کو روا رکھتے اور منافرت اور نفاق پیدا کرنے والے مضامین برابر شائع کرتے رہتے ہیں مسلمان اخبارات اکثر ان عیوب سے خالی ہیں - بلکہ اس موقع آزمایش میں ان کے اخبارات سرکار کی نمک حلالی اور وفاداری ظاہر کرتے - اپنی نیک نیتی اور حسن ظن کو ظاہر کرتے رہے ہیں جو وہ گورنمنٹ کے حق میں رکھتے ہیں - مگر برعکس اس کے ہندو اخبارات اور اکثر آریہ اخبارات اس کے خلاف کاروائیوں میں جان و جسم توڑ کر مشغول ہیں - ہمیں ان سے ہمدردی ہے اور پھر مشورہ دیتے ہیں کہ آپ لوگ ذرا سوچ سمجھ کر لکھیں جو کچھ لکھیں آگے آپکی مرضی - مگر یاد رکھنا کہ کردنی خویش آمدنی پیش کی مثال آپ لوگوں پر صادق آجائیگی - دوسری طرف گورنمنٹ کی خاموشی بھی خاص معنی رکھتی ہے - سب کے اول اس کا منشا یہہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اردو اخبارات کو اپنی اصلاح آپ کر لینے کا موقع اور مہلت دے - ہندو اور مسلمانوں کے اخبارات کے درمیان فرق کو محسوس کرے - اور آخر کار ان کے اپنے اپنے پاداش انکو دے - دوسرے گورنمنٹ کی



مراسلات

دہلی کی میٹنگ پر معقول نکتہ چینی

ہم اپنے خداوند قادر مطلق کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جس نے ہمکو ایسے منصف مزاج آزادی بخش شہنشاہ کا زمانہ دکھلایا کہ جس کے عہد حکومت میں ہم اپنی زندگی بےخوف وخطر بسر کرتے ہیں اور اس وقت ہمکو اپنے خیالات دلی ظاہر کرنے کا اچھا موقع دیا گیا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے خیرخواہ شہنشاہ کیواسطے بہبودگی اور ترقی کے لئے عمدہ عمدہ تدابیریں اور آمدنی کے وسایل بتائیں میں باپشت آزادی بخش شہنشاہ کی حمایت میں ہوکر میٹنگ اہل شہر دہلی مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۱۰ء واقعہ سنگم تھیٹر اور اُس کے اشتہار مجریہ کی نسبت جسکی ہیڈنگ کے یہہ فقرات ہیں۔ ”میونسپل کمیٹی دہلی کی سخت مزاج پر ٹکس محصول چنگی کی ایزادی۔ خلقت کے روپے کی بربادی“ ۔

اپنے خیالات کو بغیر ظاہر کئے نہ رہونگا اور جہاں تک ممکن ہوگا صحیح قدح سے اپنے شہنشاہ اور اُس کے اراکین دولت اور کارکنان کو الزامات سے بچاؤں گا میں یہہ ضرور کہونگا کہ میٹنگ کے لکچراروں نے اناج پر ٹکس لگائے جانے پر مختلف طور سے شور و غل مچایا اور پبلک کو اشتعال آمیز تقریروں سے یوں بھڑکایا۔ کہ اے اہل شہر ممبران کمیٹی تمہارے ملازم ہیں اُنسے اسکی منسوخی کراؤ اگر وہ تمہاری درخواست پر التفات نہ کریں تو آیندہ انکو ووٹ نہ دو۔ اور نتیجہ یہہ بیان کیا جاتا تھا۔ کہ اناج پر ٹکس لگائے جانے اور ایزادی محصول چنگی سے غربا کو غلہ اور دیگر اشیا گران ملینگی اور بوجہ ٹکس کے منڈیاں شہر میں سے اُٹھ جائینگی اس سبب سے روزگار جاتا رہیگا اور جائیداد کی آمدن اور قیمت بہت ہی کم ہوجائیگی۔

اچھا یہہ سنئے۔ اے قومی ہمدردان صاحبان جائداد وکیل اور بیرسٹران۔ کیا آپنے کرایہ پر کرایہ ایزاد کرکراور نذرانہ پر نذرانے لیکر اور مخانہ پہ مخانہ بڑھا بڑھا کراور اُسپر شکرانہ کا ٹکس لگاکر ایزادی کا سبق ہماری گورنمنٹ کو نہیں پڑھایا کیا آپ غریب آزاری اور ایزادی اور بے انصافی کے معلم نہیں ٹھہرے۔ افسوس ہے ایسے ہمدردوں پر کہ اپنی سختی روا سمجھیں اور قوم کے سامنے ہمدرد قوم کہکر اپنے آپکو پیش کریں۔ کیا یہہ مثل صادق نہیں آتی ہے

چوٹی کتیا جلیبیوں کی رکھوالی

کیا آپکو کوئی اہل عقل قومی ہمدردی کا سارٹیفکیٹ دیسکتا ہے ہرگز نہیں پھر کیوں شہنشاہ کی ایزادی اور محصول جدید لگانے سے روگردانی کیجاتی ہے اور خلقت کو برانگیختہ کیا جاتا ہے کیا یہہ شہنشاہ کی نافرمانی نہیں ہوئی۔ دیکھو پہلے شہر دہلی میں کرایہ جائداد بہت ہی قلیل تھا اور قوم کے ہی ہمدردوں نے یہاں تک نوبت پہنچادی ہے کہ جو دوکان ایک روپیہ ماہوار کرایہ تھی اب اس کا تیس یا چالیس روپیہ ماہوار دیا جاتا ہے کیا زر کرایہ کی ایزادی دو کانداروں کو مال پر چڑہانی منع تھی کیا وہ مال پر نہیں چڑہائی گئی ہوگی کیا لابدیت مرتو سرغربا کو غلہ وپارچہ ارزان ملتا رہا ہوگا ہرگز نہیں کیوں اہل میٹنگ آپنے کسی دن بھی غربا کی حالت پر رحم کھاکر کوئی نوحہ نہ گایا۔ کیا یہہ فعل ایزادی کرایہ قوم نے قوم پر نہیں کیا آپ پر یہہ مثل صادق آتی ہے۔

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

نہیں نہیں اب ہم بتاتے ہیں کہ اناج پر ٹکس لگائے جانے اور جائداد کے کرایہ کم ہوجانے سے کیا کیا فواید پہنچینگے اور میونسپل کمیٹی شہر دہلی کو کارروائی ذیل عمل کرنا چاہئے جس سے علاوہ ٹکس کے ہزار ہا روپیہ کرایہ میں بھی ہاتھ آویگا ۔

اول۔ تمام کارخانہ جات علاوہ ریلوے کے جو انجنوں سے چلائے جاتے ہیں اور منڈیاں کل قسم کی حدود میونسپل کمیٹی سے باہر کرادیجاویں تاکہ وہ مقامات ارزان کرایہ پر مارکیٹوں کے لئے ہاتھ آجائیں۔ اور یہہ موقعے اور مقام مارکیٹوں کیواسطے نہایت مناسب معلوم ہوتے ہیں کیونکہ شہر کے قلب میں چاروں طرف پھیلے ہوئے ہونے سے اہل شہر کی حاجتوں کو کافی ہونگے تاوقتیکہ مارکیٹوں کا انتظام نہوجائے قصابوں اور کنجڑوں کے ساتھ کسی قسم کا سخت برتاؤ نہ کیا جاوے کیونکہ سوائے اس کے حسب مقصود سرکار صفائی کا ہونا ممکن نہیں۔

دوم۔ جب منڈیاں وغیرہ حدود میونسپل کمیٹی سے باہر کرا دیجاوینگی تو غربا کو شہر میں بافراغت جگہ تھوڑے کرایہ پر بود و باش کرنے کو ملیگی اور بافراغت جگہ ملنے سے انکی صحت خراب نہ ہوگی ۔

سوم۔ حدود میونسپل کمیٹی کے باہر جو منڈیاں اور کارخانے جاری ہونگے انکو وہاں ارزان کرایہ پر جگہ ملنے سے نرخ اشیا میں گرانی نہ آئیگی بلکہ بوجہ کمی کرایہ کے نرخ ارزان ہوگا۔ جسمیں محصول ادا کرنے پر بھی فائدہ رہیگا۔ لہذا کمیٹی کو وجہ اول پر جلد عمل کرنا چاہئے ۔

چہارم۔ رہا اشتہار کا یہہ فقرہ ”خلقت کے روپے کی بربادی۔ اس کا مطلب اور منشا سمجھ میں نہیں آتا کہ یہہ بے سر راگ اور بے محل راگنی کیوں گائی گئی ہے سوائے اس کے نہیں کہ جائداد کی قیمت اور آمدنی کم ہوجائیگی سو اس سے غربا کا سراسر فائدہ ہی فائدہ متصور ہے۔ جیسا کہ مجھے وجہ اول اور دوم میں بیان کیا اور میٹنگ کا یہہ منشا ہے کہ غربا کو فائدہ پہنچایا جائے۔

تو اری چپ رہ پھر کیوں شور غل مچایا

نہیں نہیں قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ خود غرض صاحب جائداد اپنے درد شکم اور آفت کا علاج کہ قیمت جائداد اور آمدنی

کم ہو جائینگی غربا کو دم دلا کر اُن کے چندہ اور حیلہ بہانہ سے کیا چاہتے ہیں۔ کیا وہ اپنی آفت ہوس ٹیکس کو غریب کرایہ داروں کے سر پر نہیں ڈال چکے پھر کس طرح غربا کا خیر خواہ کہا جاوے ؟

پنجم۔ یہہ قرار دیا گیا ہے کہ تمام کپڑا متھرا لائن سے آویگا۔ لہذا کپڑے کی منڈی کے لئے قلعہ کہنہ نہایت محفوظ اور وسیع جگہ ہے اور اُس لائن کے روبرو ہے ممبران کمیٹی کو چاہیئے کہ قلعہ کہنہ کو منڈی پارچہ کے لئے مخصوص کریں اور بہت جلد بشرائط مناسب پارچہ فروشوں کو واسطے تعمیر کرانے دکانیں کرایہ پر دیدیں ؟

ششم۔ غلہ منڈی کے لئے ترکاری منڈی واقعہ سبزی منڈی نہایت ہی موزوں ہے۔

ہفتم۔ غلہ منڈی کی ذیل میں کرانہ کی منڈی اور لوہے تانبہ پیتل کی منڈیاں ہونی چاہیئے۔

ہشتم۔ قاضی کا حوض بسبب ہو جانے نلوں کے بیکار پڑا ہے اُسکو بند کرنے سے ایک وسیع مارکیٹ گھڑی اس ضلع کے قلب میں بن سکتی ہے کمیٹی کو چاہیئے جلد اسکی طیاری کرے۔

نہم۔ بعض خاندان بسبب ہو چلنے آمدنی کرایہ کے محض بیکار ہو گئے ہیں اور ہوتے جاتے ہیں اُن کے حق میں تجاویز شاہی اکسیر کا حکم رکھتی ہے کہ وہ سب کے سب بہت جلد تجارت پیشہ بن جائینگے ؟

اے قوم کے ہمدردو سودیشی شور مچانے والو بندے ماترم کا نعرہ مارنے والو خود غرضو بانیان میٹنگ تم خلقت کو شہنشاہ کے مقابلہ میں ابھار کر کیا مقدمات فوجداری چلوانے چاہتے ہو۔ یا اس لئے کہ دست چندہ دراز کرنے کا اچھا موقعہ ہاتھ آئیگا۔ روپیہ پر روپیہ ہاتھ آئیگا۔ کچھ آپ کھاؤ گے کچھ وکیل بیرسٹروں کو کھلاؤ گے یوں ہی تو گھر بگاڑو گے ؟

میٹنگ میں جہاں تک خیال کیا گیا دو فرقوں کا زور شور تھا ایک قانون پیشہ اور دوسرے تحصیلدار خیدہ اور کچھ تھوڑے بہت عوام لوگ تھے اور اکثر لکچرار تیلی تنبولی بنئے بقال پنساری بساطی اور کچھ وکلا اور ایک ملے جلے یورپین صاحب اور دوسرے نیم حکیم خطرہ جان بھی تھے۔ انکا ٹنک ٹنک کرنا ہاتھ نچا نچا کر لکچر کا گانا اور اہل مجلس کا تالی بجانا عجب سماں بندھا تھا ٹھٹھہ کو آج فخر کا مقام تھا ہر ایک سودیشی بدیشی کے لباس اور حرکات سکنات میں سودیشی کا دم بھر رہا تھا یا شرم وحیا کو غیرت کا مقام تھا۔

میرا ارادہ تھا کہ میٹنگ میں اپنے مقاصد کو بیان کروں لیکن خود غرضوں کے خوف سے یہہ شعر پڑھکر رہ گیا

ع

وقت پر قطرہ بہت ہے ابر خوش ہنگام کا
جل گیا جب کھیت ہی برسا تو پھر کس کام کا

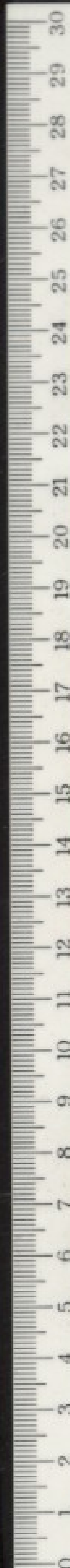
راقم خاکسار سودیشی کا مخالف دعاگو خیر خواہ سرکار انگلشیہ
حافظ احمد مسیح واعظ ایس پی جی مشن دہلی۔

آریہ سماجونکی ہزیمت اور اُن کے نام کھلی چٹھی

(سلسلہ کے لئے دیکھو گذشتہ اشاعت سے آگے)

شرط نمبر (۲) کی نسبت فرمانے لگے کہ تُجّم (جس کا صحیح تلفظ میں نے مہاراج کو بتا دیا کہ عُلم ہے) وہ شخص ہو سکتا ہے جو الم منتک (یعنی علم منطق۔ چونکہ مہاراج کی عربی تلفظات اکثر غلط نکلا کرتے تھے ساتھ ہی ان کے تلفظات کو بھی صحیح کرنا پڑتا تھا جو دو گنی دقت تھیں چنانچہ علم منطق کو الم منتک اور فلسفہ کو پلسپہ کہتے تھے) پلسپہ (فلسفہ کلام) بخوبی جانتا ہو۔ تب کمترین نے کہا کہ پنڈت صاحب بہتر تو یہہ ہے کہ اول ہم دونوں باہم اس بات کا فیصلہ کریں کہ ہم دونوں سے بھی زیادہ کوئی منطق وغیرہ جانتا ہے یا نہیں۔ تب مہاراج کے چھکے چھوٹ گئے۔ کہنے لگے اچھا اس شرط کو ڈاکٹر صاحب کے آنے تک ملتوی رکھو میں نے کہا بہتر چونکہ شرائط کے طے کرنے میں بحث تھی مہاراج کے منتک وپلسپہ میں زیادہ خلل انداز ہونا نہ ارادہ تھا کہ مہاراج کی منتک وپلسپہ کی خوب قلعی کھول دوں۔ خیر جو سمجھنے والے تھے اُسی وقت جان گئے کہ مہاراج کتنے پانی میں ہیں۔

شرط نمبر (۳) کی نسبت کہنے لگے کہ کس بات پر اول بحث ہوگی چونکہ مہاراج بزبان حال کہہ رہا تھا کہ انکی قلعی کھلنی والی ہے مباحثہ سے پہلو بچانا چاہئے جھٹ سے میں نے کہا کہ جناب آپ اول اس شرط کو پاس کیجئے اس کے بعد آپکو بیٹھے بیٹھے بتلا دیا جاویگا کہ اول کس پر بحث ہوگی۔ مگر پنڈت صاحب کے تکرار اور اصول مباحثہ سے ناواقف و ناتجربہ کار آنجناب کے اصرار سے کہنا ہی پڑا کہ اول نیوگ پر بحث ہوگی۔ چونکہ معلوم تھا کہ نیوگ سنتے مہاراج مباحثہ سے پہلو بچا دینگے اور ہرگز مباحثہ نہ کرینگے اس لئے ظاہر کرنا نہ چاہتا تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ نیوگ سنتے ہی مہاراج کا چہرہ فق اور عقل چکرانے لگی۔ اب مہاراج کو بھاگنے کی ضرورت محسوس ہونے لگی اور کہنے لگی کہ یہ کیا بحث ہوگی جبکہ معلوم ہوا کہ اب مہاراج اگر شراب بھی پی جائیں اُسپر بھی سامنا نہیں کر سکتے اور بھاگنے کی صورت ڈھونڈنے لگیں۔ تب میں نے بھی رجب دیکھا کہ کھیل بگڑ گیا صاف صاف کہنا شروع کیا کہ اسکی الہامی ہونے پر بحث ہوگی۔ اور اُس کی قلعی خوب کھول دی جائیگی۔ الغریق یتشبث بالحشیش کے مصداق پر مہاراج کو بھاگنے کی ایک صورت سوجھی۔ جھٹ کہنے لگے کہ الہام کے معنی بتاؤ کہ الہام کسے کہتے ہیں اسپر فی الفور سمجھ گیا کہ اب مہاراج بھاگ نکلے۔ ورنہ نیوگ کہاں اور الہام کہاں۔ کہاں شرائط کا طے کرنا اور کہاں بحث الہام کا چھیڑنا۔ مگر ناتجربہ کار



نے خاک بھی نہ سمجھا کہ مہاراج خود نیوگ کی رکاکت و جہالت سے خوب واقف ہیں (ورنہ نیوگ نہ کرتے) وہ ہرگز اس مخرب و اخلاق سوز مسئلہ پر گفتگو نکرینگے وہ حیا دار و مہذب شخص ہیں ایسی بے شرمی و بد تہذیب نیوگ پر ہرگز بحث نکرینگے ہرگز نہیں بلکہ وہ اس داویلا سے بچنے و گریز کا حیلہ تلاش کرتے ہیں اصرار براصرار کہ مولوی صاحب الہام کے معنے بھی بتادیجئے اس میں کیا ہوتا ہے تاکہ جلدی فیصلہ ہو ۔ مگر جانتے نہیں کہ فیصلہ ہوچکا کیونکہ مہاراج نے اپنے منہ سے نہیں کہا کہ نیوگ کا مسئلہ باطل (اور میجیوں کے نزدیک) صریحًا زنا کاری ہے مگر الہام کی بحث کے چھیڑنے سے ثابت کردیا کہ فی الحقیقت نیوگ ایسا ہی ہے جیسا کہ کمترین نے سمجھا ہے ۔ چیزز ایک طرف مہاراج کی گریز نے اور ایک طرف لوگوں کے اصرار نے کہلوایا کہ الہام کے معنی القاء کے ہے چونکہ مہاراج علم عربی سے بالکل بےنصیب تھے القاء کے معنے نہ سمجھنے کی وجہ سے الم نشرح ان کے یاد آگیا کہنے لگے کہ یہ جنس ہے یا فصل (سوال یہ کرنا تھا کہ کلی ہے یا جزی) مجھکو ان کے اس منطقی سوال پر کچھ ہنسی تو ضرور آئی مگر مہاراج کی جہالت نے میری ہنسی روک دی اور ان کے اس سوال کو جہالت و لاعلمی پر محمول کرکے میں نے کہا و بجائے کلی یا جزی ہونے کے اکہ جنس ہے (کیونکہ انکی منطق دانی آزمانا تھا) کہنے لگے جنس نہیں ہے تب مجھکو یہ موقعہ ملا کہ حاضرین کو بھی جتلا دوں کہ مہاراج سوائے ان چند الفاظ کے جو غلط ملط بیان کرتے ہیں اور کچھ نہیں جانتے ۔ تب میں نے کہا کہ اگر جنس نہیں ہے تو اسکو غلط ثابت کیجئے یا کم از کم جنس کی تعریف فرمائیے ۔ اس پر مہاراج ایسے خاموش ہوگئے کہ گویا جبس الدم کی پریکٹس کرنے لگے یہ آریہ سماجوں کے منطق دانی کا نمونہ ہے جس پر ناز کرتے ہیں اور پھولے نہیں سماتے ۔ چیزز

جب پنڈت درشنانند صاحب نے دم چھوڑ دی (دم چھوڑنے کو یہاں پر بمعنے حبس الدم کے مقابل میں استعمال کیا ہے کوئی اور کچھ نہ سمجھے) یکایک بھاگ اٹھے اور کرسی پر جاکے جلوہ افروز ہوئے ۔

یہاں تک پنڈت درشنانند صاحب تنہا مبارز تھے جو قدم جمائے نہ جمے اب یک نہ شد دو شد پر عمل درآمد ہونے لگا یعنی جناب پنڈت بھوج دت صاحب جن کے نام گرامی سے ناظرین واقف ہوچکے ہیں پنڈت درشنانند صاحب کی مدد کو دوسری کرسی پر بن بیٹھے اور کہنے لگے کہ میں بھی (مقدس) تثلیث پر معترض ہونگا جس کے جواب میں کمترین نے کہا کہ مجھکو بسروچشم منظور ہے بشرطیکہ اول نیوگ کا فیصلہ ہوجائے کہنے لگے کہ اس کا فیصلہ تو ہو ہی نہیں سکتا میں نے کہا کہ میں تو فیصلہ کرنے کے لئے آیا ہوں جب تک فیصلہ نہو اس وقت تک میں نہ ہٹونگا ۔ کہنے لگے پھر تو مباحثہ نہوگا میں نے کہا پھر تو بہتر ہے ۔ اسپر لوگوں نے خوب تالیاں بجائیں ۔ اور میں اٹھ کھڑا ہوا ۔ تب شرم کے مارے کہنے لگے کہ اچھا ڈاکٹر صاحب کے آتے تک تو صبر کیجئے ۔ اس خیال پر کہ شاید مباحثہ ہو پھر ایک گوشہ میں ڈاکٹر صاحب کی انتظاری میں بیٹھ گیا کہ ڈاکٹر صاحب بھی تشریف لے آئے اور آریوں کی خوش قسمتی سے حکم ہونے سے انکار کیا تب کہنے لگے کہ ہم تو مباحثہ کرتے ہیں مگر حکم کی کچھ ضرورت نہیں پبلک خود فیصلہ کردیگی ؛

میں نے کہا کہ یہ آپ کی فلسفہ دانی ہے اگر پبلک میں فیصلہ کرنے کا مادہ ہوتا تو مختلف فرقے کیوں بن جاتے ؟ خود فیصلہ کرکے پبلک فیصلہ کرکے ایک فرقہ کیوں نہیں بنتی ؟ تم اپنے ہی گریبان میں منہ ڈالکر دیکھو جو بہ نسبت اور مذاہب کے آج کے ٹرکے ہو کیسی پھوٹ پڑی ہے بعض گھاس پارٹی اور بعض ماس پارٹی کہلانے لگے ۔

چونکہ پبلک میں مختلف خیالات کے لوگ جاہل عاقل، ہر قسم کے ہوتے ہیں لہذا ہر ایک اپنی استعداد کے موافق اخذ مطالب کرتے ہیں اور اپنی قوملی کے مطابق مختلف نتائج برآمد ہوں گے ۔ جس کا آخری نتیجہ یہ ہوگا کہ بعض میرے اور بعض آپ کے ہم خیال ہونگے یعنی دو فریق ہوجائینگے پس کیا خاک فیصلہ ہوگا میری تو غرض یہ ہے کہ ایک طرفہ فیصلہ ہوتا آئندہ پھر کوئی آریہ نیوگ کی حمایت نہ بھرے ۔ اور یہ کلام بغیر حکم کے ممکن نہیں

اسپر ایک صاحب بیچ میں بول اٹھے کہ کثرت رائے پر فیصلہ ہوگا ۔ میں نے کہا کہ بسیار خوب دل ما شاد چشم ما روشن نیوگ کا بغیر مباحثہ کے آپ نے فیصلہ کردیا ۔ تمہارے بھائی سناتن دھرمی جس کے مقابل میں تم مشت نمونہ از خروارے بھی نہیں نیوگ نہیں مانتے ۔ چلو فیصلہ ہوگیا علاوہ ازیں اور مذاہب بھی اسپر لعنت بھیجتے ہیں ؛

اسپر جناب پنڈت بھوج دت صاحب نے فرمایا کہ کیا ایک لکڑی لاکر حکم کھڑا کریں (یہ آریوں کی تہذیب کا نمونہ ہے) میں نے کہا لانے کی کیا ضرورت ہے میز آپ کے سامنے موجود ہے ۔ سامعین بھی پنڈت صاحب کی اس بیجا حرکت پر ناراض ہوئے کہ یہ تو مباحثہ معلوم نہیں ہوتا بلکہ ہنسی اور دلگی معلوم ہوتی ہے ؛

ایک اور صاحب کوٹ پتلون پہنے ہوئے اور تو مذکلی ہوتی شکل کی سیاہ فام ہماری طرف مخاطب ہوئے کہ یہ تو ایک ہنسی اور مسخرہ پن ہے یہ مباحثہ نہیں ہے (کیونکہ میں نے میز کا نام لیا تھا مگر پنڈت بھوج دت صاحب کی لکڑی سے ڈر گئے ہونگے ورنہ لازم تھا کہ پنڈت صاحب کی طرف مخاطب ہوتے ۔ کیونکہ اول پنڈت صاحب ہی نے لکڑی کی بحث چھیڑی تھی) معاف کیجیگا ۔ ان کے شکریہ ادا کرنے کے بعد میں نے کہا کہ "ایک وداور سنائیے میں آپ کو معاف کرتا ہوں" چونکہ کچھ حیادار تھے ایسے منہ چھپایا کہ جب تک ہم وہاں تھے پھر منہ نہ دکھایا اس کے بعد وہاں کے لالوں نے بہت کچھ بلا شرائط مباحثہ پر اصرار کئے ۔ مگر بلا شرائط اور حکم مجھے وقت ضائع کرنا نہ چاہا اور ان کے ایک بھجن سنکر روانہ ہوئے اور یہ مضمون لکھکر ارسال خدمت کیا ؛

چونکہ آریہ سماجیوں نے نیوگ کے مباحثہ سے پشت دکھائی۔ لہذا لازم ہے کہ ناظرین کی تفریح کے لئے نیوگ پر بھی ایک سرسری نظر ڈالیں۔ (باقی آیندہ)

آریوں کا خیرخواہ سلطان محمد ہیڈ مولوی مشن ہائی سکول باندہ

بہاول پور کی سیر

بہت عرصہ سے دل میں خواہش تھی کہ بہاولپور اسلامی سلطنت کو دیکھوں سو ۳۰ اپریل کو مسٹر لاذرس ہیڈ ماسٹر مشن سکول بہاولپور کی بدولت یہہ خواہش بھی پوری ہوئی۔ تاریخ مذکورہ پر مشن سکول بہاولپور کا سالانہ انعامی جلسہ تھا جس کی شمولیت سے بندہ کی بھی عزت افزائی کی گئی۔ یوں ع چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار کی مثل صادق آئی۔

اسٹیشن سے اترتے ہی ٹمٹم لے سیدھا شہر کو روانہ ہوا۔ سڑکیں کشادہ۔ صاف ستھری۔ دورویہ درختوں کی بہار اور نہر کا جاری ہونا نہایت خوش گوار معلوم ہوتا تھا لیکن شکارپوریہ دروازے سے داخل ہوتے ہی مرزا قادیانی کی لن ترانی اور اُس کی اسلامی پاکیزگی کا ثبوت

اس اسلامی سلطنت سے ثابت ہوگیا۔ قادیانی کا یہہ دعوے ہے کہ فاحشہ عورات مسیحی سلطنتوں اور مسیحی مذہب کی طفیل ہے۔ بےحیائی کا بازار دروازے کے اندر گھستے ہی مسلمان فاحشہ عورات کلمہ گو خانگیاں دونوں طرف جلوہ افروز ہیں۔ عجب معاملہ ہے کہ باوجود متعدد جوروئیں رکھنے کی مذہبی اجازت کے اور نیز حلالہ اور متعہ کے جواز کے ان حوروں کی ضرورت کیا ہے۔ تعجب یہہ ہے کہ سب کی سب کلمہ گو ہیں۔ بہتر ہے کہ قادیانی عیسائی سلطنت کی رہائش چھوڑ کر اسلامی سلطنت کے زیر سایہ بہاولپور میں آجاویں۔ اپنے مریدوں کو بھی یہاں لے آویں۔

یہاں اسلامی خوبیاں بخوبی عیاں ہیں۔ شراب طہور کے عاشقوں کے واسطے ریاست کی طرف سے قریب ۱۵ ۲۰ ہزار روپیہ سالانہ کے شراب کا ٹھیکہ بھی ہر سال دیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ یہاں سے حضرت کو چندہ بھی بخوبی وصول ہوگا۔ مرزا صاحب یہ اسلامی سلطنت اور یہ شراب خواری اور چکلہ بازی۔ یہہ نمونہ دیکھکر کمال رنج ہوا۔ چونکہ حال ہی میں نواب بہاول خان صاحب کا انتقال ہوچکا ہوا تھا۔ اس لئے اِدھر اُدھر کچھ اُداسی کے آثار معلوم ہوتے تھے سنا ہے کہ نواب صاحب مرحوم اپنی ذات سے نہایت نیک صاحب حوصلہ اور رحم دل تھے البتہ مشیروں امیروں کی بےاعتدالیاں جو ایسی ریاستوں میں ہوا کرتی ہیں۔ وہ الگ بات ہے۔

شام کو ۶ بجے مشن سکول میں جلسہ کی شمولیت نصیب ہوئی سکول جھنڈیوں۔ پھولوں۔ عجیب و غریب موٹو۔ اشعار اور آیات کلام الہی سے آراستہ۔ قالین اور چاندنیوں سے پیراستہ بیل بوٹے۔ پھولدار۔ گملے اور طرح طرح کی سجاوٹ سے نئی دلہن کی صورت بنا ہوا تھا۔ اگرچہ جگہ بہت تھی۔ مگر اس کثرت سے شہر کے رئیس ریاست کے اہلکار تشریف لائے کہ

جائے تنگ است و مردمان بسیار

والا معاملہ ہوگیا۔ یہ حسن انتظام مسٹر لاذرس ہیڈ ماسٹر کی جانفشانی اور اُن کل محنتوں اور سچی محبت و میل ملاپ کا نتیجہ ہے۔ افسوس ہے کہ اس جلسہ کے پریذیڈنٹ کی جگہ خالی تھی۔ کیونکہ اکثر نواب صاحب ہوتے تھے۔ وزیر صاحب بھی اُسدن لاہور تشریف لے گئے تھے۔ اس لئے ریاست کے ریونیو منسٹر صاحب جلسہ کے چیرمین مقرر ہوئے۔ اور ریاست کے ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن بھی رونق افروز تھے اور ملتان کے مشنری مسٹر سٹورس صاحب موجود تھے۔ اہلکاران ریاست کے علاوہ شرفا شہر ہندو و مسلمان ریاست ہائی اسکول کے طلبا وغیرہ کی جمعیت سو سے زیادہ ہی بھیڑ بھاڑ تھی۔

جلسہ کے حالات تو طول طویل ہیں مگر مختصر طور پر یہ ہے کہ لڑکوں نے گیت گائے۔ ڈرامے کئے۔ نظمیں پڑھیں۔ جو سب کی سب قابل تعریف اور لائق تحسین تھیں۔ مگر ان سب میں ایک قاضی کا فیصلہ ایسا عجیب تھا کہ سب حاضرین واہ واہ کر اُٹھے۔

مرلی دھر نامی تھرڈ مڈل کا لڑکا جج بنا۔ اور ایسے انداز سے اس نے تین مقدموں کا فیصلہ کیا۔ کہ خود ریاست کے جج صاحب عش عش کر اُٹھے۔ دہقان حکیم تیلی۔ قصاب۔ سوداگر اور لنگڑے کا مقدمہ تھا۔ یہ ایک پرانا قصہ ہے۔ جس کا ڈراما کیا گیا۔

مسٹر لاذرس کے چھوٹے صاحبزادے نے جس کی عمر ۹ برس ہے ایک نظم اچھی ہی ڈھنگ سے بہت جلسہ میں بڑے حوصلہ سے پڑھکر سنائی۔ جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔

پھر ہیڈ ماسٹر نے سالانہ رپورٹ سنائی۔ اول ہز ہائینس نواب صاحب کی عدم موجودگی کا رنج ظاہر کیا۔ پھر سکول کی حالت اور تعلیم اور نتائج امتحان کا ذکر تھا۔ جو نہایت تسلی بخش تھا۔ ہمیں سکول کی اچھی حالت دیکھکر خدا کا شکرگذار ہونا چاہئے۔ کہ باوجودیکہ مقابلہ پر ریاست کے سکول ہیں جنہیں برائے نام فیس دیجاتی ہے اور یہاں گورنمنٹ کے طریقہ تعلیم کے مطابق سب کچھ ہوتا ہے۔ تاہم لڑکوں کی تعداد میں ترقی۔ اور نتائج امتحان تسلی بخش ہیں سکول میں تعداد طلبا قریب ۳۰۰۔ اپر پرائمری میں ۲۵ لڑکے کامیاب ہوئے۔ اور مڈل میں جو کامیاب ہوئے وہ بیس ۲۰ ہیں۔ جو اب ریاست ہائی سکول میں داخل ہوگئے اس سے بڑھکر اور فرحت بخش نتیجہ یہہ ہے کہ ریاست ہائی سکول سے جو لڑکے انٹرنس میں پاس ہوئے۔ انہیں میں وہی لڑکے ہیں جو مشن سکول سے مڈل کی تعلیم پوری کرکے وہاں جا داخل ہوئے۔ اگر یہ سکول ہائی سکول ہوجاوے تو

ہے۔ علم تو ایسی بڑی قوت ہے کہ جس کے حاصل ہونے سے انسان کے دل کی آنکھیں جرأت اور فہم سب کھل جاتے ہیں۔ اور وہ بہت کچھ کر اور کہہ سکتا ہے جو بے علمی کی حالت میں کبھی نہ کہہ سکتا۔ لیکن اگر وہ کرنا اور کہنا بے اختیار اور شتر بے مہار کے مانند ہو تو اُس کا انجام نیک نہ ہوگا۔ گھوڑے کا زور کیا ہی عمدہ چیز ہے مگر کب تک کہ جبتک وہ لگام کے قابو میں ہو کر سیدھی راہ چلتا ہے۔ پر جس وقت وہ لگام سے باہر ہوا اُسی حالت میں تو اُسکی قوت آدمی کی جان اور مال دونوں کے لئے خطرناک ہے۔ پس اسی طرح انسان کی قوت تو بلا خوف خدا بمقابلہ کسی جانور کے زور کے زیادہ ہی خوفناک ہے۔ اسی اثناء میں مسز جانسن اندر آکر ہنسکے کہنے لگیں۔ کہ اے لڑکیو تم کیا کمیٹی کر رہی ہو۔ ہم دونو تو چپ رہیں مگر جلینا بول اُٹھی کہ میجر سٹین اور مسٹر ہنسن کی خوبصورتی اور بدصورتی کا ذکر کر رہی ہیں۔ اونہوں نے ہنسکر کہا۔ اچھا۔ مگر یہہ تو ذرا خوف کا مقام ہے کہ لڑکیاں اسطور پر بیٹھکر دو مردوں کی خوبی اور برائیوں کا ذکر کریں۔ بعد اس کے انہوں نے پوچھا کہ پھر بتلاؤ مقابلہ اور ذکر کا کیا نتیجہ نکلا۔ اُسکی بڑی بیٹی نے کہا۔ کہ اماجان کچھ بھی نہیں۔ ہملوگ تو صرف میجر سٹین کے گانے کا ذکر کر رہی تھیں۔ بولیں بے شک اُس کا گانا تو البتہ دلچسپ ہو۔ مگر اور باتوں میں بھی وہ لائق فائق معلوم ہوتا ہے اور مسٹر جانسن اُس کے خاندان کا بھی واقف ہے لہٰذا اس لئے اب میرا قصد ہے کہ میں بھی اُس سے واقفیت پیدا کروں گی۔ پس کل تیسرے پہر کی چا وہ ہمارے ساتھ آکر پیئیگا۔ ہم سب نے کہا۔ آہ۔ کیا خوب۔ ابتو ہمکو پھر ایک دفعہ اُس کے گانے سننے کا موقعہ بشرطیکہ آپ بعد چا پینے کے اُن کو اجازت گانے کی دینگے۔ ملیگا۔ مسز جانسن بولیں۔ کیوں نہیں۔

طرح عیب لگا دوں کہ جو بالکل غلط ہو۔ ماسوائے اس کے ہم پر لازم ہے کہ ہر وقت ایک دوسرے کو عیب کی نگاہ سے نہ دیکھیں۔ یعنے اس نگاہ سے کہ اُن میں نقص نکالیں بلکہ جہاں تک ہو سکے ہر ایک کو واجب ہے کہ ہر ایک دوسرے پر اور اُس کے عیبوں کے اوپر سخاوت کی نظر سے دیکھیں۔ دیکھو انجیل میں کیا لکھا ہے۔

"کہ تو کیوں کر اس تنکے کو جو تیرے بھائی کی آنکھ میں ہے نکال سکتا ہے جبکہ دیکھ تیری اپنی آنکھ میں شہتیر ہے"

پس ہم جب عیب دار ہیں تو کس طرح اوروں کے عیبوں کی عیب جوئی کر سکتے ہیں یا عیب کی نگاہ سے انکو دیکھ سکتے ہیں۔

یہہ گفتگو ہم کر ہی رہے تھے کہ مس جانسن کمرہ میں آکر اور چوکی پر دوعاسنہ (تکیہ) لگا کر بیٹھ گئیں۔ اور میری طرف مخاطب ہو کر کہنے لگیں۔ کہ بھلا مریم تم میجر سٹین کے گانے کو کیسا سمجھتی ہو۔ میں نے جواب دیا کہ میرے نزدیک اون کے گانے کی نسبت تو دو رائے نہیں ہونگی۔ وہ ایسا گاتے ہیں کہ شاید اُن کے ثانی کم ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ بیشک میری بھی ایسی ہی رائے ہے۔ سوائے اس کے تم اُس کو کیا بہت خوب صورت شائستہ اور ذی عقل نہیں سمجھتی ہو۔ میں بولی کہ ہاں۔ اسمیں بھی کوئی شک نہیں کہ وہ بہت خوش شکل ہیں اور اُن کے طور طریق بھی شائستہ معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن مس جانسن تم جانتی ہو کہ اس کے باطن کی خوبیوں سے تو ایک دو گھڑی کی ملاقات سے واقف ہونا بہت مشکل ہے۔ اور اسی وجہ سے اُن کے حق میں رائے دینا نامناسب ہے۔ سچی شائستگی اور عقل اور علم کا پہچاننا تو صرف



عرصہ کی ملاقات سے حاصل ہو سکتا ہے - اور چند گھڑی یا ایک دو مرتبہ کی ملاقات سے حاصل ہو سکتا ہے - اور چند گھڑی یا ایکدو مرتبہ کی ملاقات سے تو ناممکن ہے - مگر البتہ اتنا تو سب ضرور کہہ سکینگے کہ اون کے طور و طریق سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ شریف اور لیئق ہے - بعد اُس کے انہوں نے کہا کہ مریم کیا اُس میں اور اُس دوسرے صاحب میں بڑا فرق نہ تھا؟

مسٹر بنسن تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ کچھ ہی لیاقت کسی چیز میں بھی جیسے کہ گانا بجانا یا بات چیت کرنا یا اوٹھنا بیٹھنا ہے نہیں رکھتا تھا - نہ اُسکی شکل میں بہت خوبی ہے میں نے جوابدیا - مس جالنس میں آگے بھی کہہ چکی ہوں کہ کسی کی لیاقت اور حماقت کے بارہ میں یکایک رائے دینا نامناسب ہے بلکہ ناممکن - لیکن ایک بات تو میں بھی کہہ سکتی ہوں کہ کسی مرد یا عورت کو صرف گانے بجانے - بات چیت کرنے - اٹھنے بیٹھنے اور شکل شمایل کے ذریعہ سے لائق یا نالائق نہیں ٹھہرا سکتے - سچ ہے کہ یہہ سب بڑی خوبیاں اور ایسے ہنر ہیں کہ جنکے بغیر انسان ایسا ہے جیسا کہ کوٹ بلا بٹن یا آستین کے ہوتا ہے - لیکن اگر انہیں باتوں سے انسان کو سچا شائستہ اور کامل لیئق اور شریف کہنا چاہو تو ہو نہیں سکتا - اس لئے ہم مسٹر بنسن کو کہ جو نہ عمدہ گفتگو کرتا ہے اور نہ نشست و برخاست میں نزاکت اور لیاقت رکھتا ہے - نہ گاتا بجاتا ہے - اور نہ بہت خوب صورت شکیل ہے - نالائق ٹھہرادیں تو بالکل نامناسب ہے - کیونکہ کیا پتہ ہے کہ وہ ذی علم اور صاحب کمال - پر از شرافت اور شائستگی کے اپنے برتاؤ میں لوگوں سے ہووے جبتک انسان کے ساتھ برتاؤ نہ ہووے اسکی پہچان کیونکر ہو سکتی ہے - خیال کرو

کہ ایک گھوڑا تھا بہت خوب صورت مضبوط اور چالاک ہوتا ہے لیکن جب اُس پر سواری کیجاتی ہے تو اُس میں بہت سے عیب معلوم ہوتے ہیں جیساکہ کامنا - لات مارنا - منہ زور ہونا - پھر اُسکی خوب صورتی - موٹائی اور چالاکی کو لیکر کیا کیا جاوے - اسی طرح ایک مرد یا عورت ظاہر میں خوش شکل اطوار نیک عقل اور کشادہ اخلاق رکھتے ہیں مگر واقفیت سے وہ بدمزاج خود غرض - مغرور اور خود پسند پائے جاتے ہیں تو بتلاؤ - کہ ایسی خوبصورتی اور لیاقت کو کیا کریں - "خوب صورت تو وہی ہے جو خوبصورت کرے" - یہہ ایک پرانی تمثیل کیا سچی ہے - "کہ اچھی صورت کس کام کی اگر سیرت اچھی نہ ہو" - باہر کی ملنساری اور خلق تو مجلس میں ضرور بہت سجتا ہے اور تعریف بھی کماتا ہے لیکن سچی لیاقت اور ملنساری تو وہی ہے جو برتنے سے بڑھتی جاوے یعنے جیوں جیوں واقفیت زیادہ ہوتی جاوے تیوں تیوں وہ خوبیاں بھی ترقی پذیر اور محبت گیر ہوتی جاویں لیکن ایسی ملنساری - لیاقت گفتگو - اور اخلاق جو صرف علم مجلس کی غرض سے سیکھے گئے ہیں وہ بیٹھنے کے کمرہ تک ہی ہوتے ہیں جب وہاں سے باہر قدم دھرا تو وہ نقاب بھی اٹھ گیا - اور اصلی صورت و سیرت ظاہر ہو گئی - عزیز مس جالنس اس دنیا کی سب سیکھلاوٹ سب علم سب لیاقت کل اخلاق اور تمام ہنر ناتمام اور نکمے ہیں تاوقتیکہ وہ علم حاصل نہ ہو کہ جسکی نسبت سلیمان کہتا ہے ؛

"کہ خدا کا خوف دانائی کا آغاز ہے" -

جبتک ہماری دنیوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم شامل نہ ہو تب تک اُس کے انجام سے سوائے خرابی پیدا ہونے کے کسی دوسری بات کی امید نہیں ہو سکتی

اشتہارات

دولتمندی کیونکر حاصل ہوسکتی ہے؟

یورپ امریکہ جرمنی کے ۳۱ کروڑپتیوں کے دولتمند ہونیکا انکی زبانی ودیگر مفید دستکاریان جو ایک کتاب میں درج ہیں یکصد مفید کلان ہم مفید روزگار قیمت مع محصول دس آنہ اگر اشتہار کیمواق نہ ہو تو دام واپس
المشتہر ایم محمد شفیع کاتب لودیانہ مشن سٹیم پریس پنجاب

ضرورت

مشن ہائی سکول شہر انبالہ کے لئے مفصلہ ذیل ماسٹرون اور مدرسوں کی ضرورت ہے

(۱) ایک ماسٹر جو انگریزی کا سینئر سرٹیفکیٹ رکھتا ہو ٹرینڈ ہو اور انگریزی کی لیاقت کے علاوہ تاریخ جغرافیہ میں بخوبی واقفیت رکھتا ہو یا کوئی گریجوایٹ ہو تو تنخواہ ... روپیہ ماہوار۔

(۲) کنڈرگارٹن کا ایک مدرس تنخواہ ۱۵ سے ... روپیہ ماہوار تک

(۳) ایک بائیبل ٹیچر جو کم از کم انٹرنیس پاس شدہ ہو تنخواہ ۲۵ روپیہ ماہوار۔

(۴) دو مدرس جو جونیئر ورنیکلر سرٹیفکیٹ رکھتے ہوں تنخواہ ۱۳ روپیہ ماہوار۔

کام کے عمدہ اور پسندیدہ ہونیکی صورت میں ترقی کی امید دلائی جاتی ہے۔

درخواست کنندگان اپنی اپنی درخواستیں معہ نقول اسناد بخدمت جناب منیجر صاحب مشن ہائی سکول انبالہ شہر کے نام بھیجدیوین۔

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو دو زبانوں اردو اور انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شایع ہوتا ہے اس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے مبشران انجیل اور کلیسیائی کارندوں کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعہ سے مسیحی کارندوں کی علمی استعانت کرے نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی خبریں اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں۔ سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور کے کاموں کے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دی جاتی ہے۔

شرح چندہ کی حسب ذیل ہے

عوام سے	۱؍	سالانہ
اگر تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہو	۸؍	"
" پچیس " "	۴؍	"
" پندرہ " "	۱۲؍	"
ادنیٰ ترین نرخ	۱۲؍	"

نمونہ کا پرچہ درخواست پر روانہ کیا جاتا ہے۔ درخواستین ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئیں۔

المشتہر

پروفیسر پی۔ ایچ ایڈورڈز الہ آباد

پرسبیٹرین بیواؤں و یتامیٰ کا فنڈ

یہ فنڈ ۱۸۲۸ء میں قایم ہوا ہے تین سو سے زیادہ اشخاص اسمیں شریک ہوچکے ہیں ساٹھ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے ۵۰ بیوگان اور خاندانوں کو ۵۰ ہزار روپیہ سے زیادہ پنشن دی گئی ہے یہہ رقم اس کل رقم سے نو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے اس وقت اس فنڈ میں بیالیس ہزار یا نو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے اس فنڈ کا نرخ کئی اور اس قسم کے فنڈون سے بہت ارزان ہے ہند کا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے مردوں کو پیرانہ سالی میں مستورات کو بیوہ کی حالت میں اور بچوں کو یتامی میں اس فنڈ سے پنشن ملتی ہے۔ صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپیکٹس روانہ کیا جاتا ہے

المشتہر

پادری والٹر جے کلارک صاحب ایم اے منیجنگ ڈائرکٹر

نولکھا۔ لاہور

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ۲؍ مع ضمیمہ ۲؍۸
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک " ۲؍۱۰ " ۲؍۱۲
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	شش ماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۸؍	۱۲؍	۱
چوتھائی کالم	۱۲؍	۱	۲
نصف کالم	۱	۲	۳؍۸
پورا کالم	۲	۳؍۸	۵
پورا صفحہ	۵	۸	۱۲

ایکبار دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ ر مابعد کے ۱ ر فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

بقیہ صفحہ (۲)

رحدلی اور بردباری دیکھئے۔ کیا کبھی کسی زمانہ میں اخبارات یا جلسوں کے لیڈران و لکچراران کو اس قدر آزادگی کلام مل سکتی ہے؟ اور کیا کوئی گورنمنٹ کبھی ایسی سخت کلامی اپنی رعایا کی طرف سے سننا گوارہ کر سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ مگر دیکھئے سرکار انگلشیہ کا حوصلہ اور بردباری! ہم اپنی گورنمنٹ کو اور ساتھ ہی مسلمان اخبارات کو مرحبا کہتے ہیں ٭ (اسسٹنٹ اڈیٹر)

طاعون کی وجہ سے نارتھ ویسٹرن ریلوے نے پورانی بہیں اور پرانے ٹین لوگوں کو عاریتاً دیئے ہیں کہ شہر کے باہر مکانات بنالیں ٭

دن آگئے جلد منگائیے

ڈاکٹر برمن کی تیار کردہ

قوت کی گولیان

بائیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہو رہی ہیں علاوت دیگر مشہور دوائیں فاسفورس اشکنڈ وغیرہ ملاکر یہ گولیان بنتی ہیں مغز پٹھ رگ اور خون کو طاقت دینے کا دعویٰ رکھتی ہیں زیادہ محنت جوانی کی خرابی ربے اعتدالی خواہ کسی وجہ سے ہو رفتہ ہو ان گولیوں کے استعمال سے اول ہی روز سے فائدہ ظہور میں آتا ہے بدن میں قوت اور مزاج میں گرمی سی معلوم ہونے لگتی ہے چہرے پر رونق اور جوانی میں ضعیفی کی سی حالت ٹوٹے ہوئے جسم میں دوبارہ جوش لاتی ہے قیمت تیس گولیکی شیشی دو ہفتہ کی خوراک کا ایک روپیہ ہے محصولڈاک ایک سے چار شیشی تک پانچ آنے ہو۔

امتحانا نمونہ کی گولیان بلاقیمت دی جاتی ہیں

استعمال کے اول ہی روز سے اپنا فائدہ دکھاتی ہیں فوراً امتحان کیجئے اگر آپ بلاقیمت انکی آزمائش کرنا چاہیں تو صرف محصولڈاک کیواسطے دو پیسہ کا ٹکٹ بند لفافہ میں بھیجئے اور اسی خط کے اندر دس خواندہ اور رئیسوں کے نام و پتہ سے صاف طور سے لکھدیجئے پتہ لکھنے میں مقام ڈاکخانہ وضلع ضرور لکھئیگا ٭

المشتہر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبرہ - ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

بجلی کے ساتھ کمزور سُست کا علاج

۲۶

آجکل کے اکثر نوجوان بوجہ بدصحبت کے اپنے ہاتھوں سے اپنی طاقت کو ضایع کرکے بہت کمزور ہوگئے ہیں بُرے فعل سے آدمی کے پٹھوں کی طاقت ماری جاتی ہے اور بدن میں چستی نہیں رہتی ہے پٹھے اور رگیں کمزور ہو جاتی ہیں اور انسان اولاد پیدا کرنے کے لائق نہیں رہتا ہے یہ بُرا کام آدمی کی سقدر شرمندگی دلاتا ہے کہ بعض نے کئی بزدل خودکشی کرلیتے ہیں۔ اس خراب کام سے دل دماغ جگر گردہ مثانہ خزانہ سب کے سب ضعیف ہو جاتے ہیں دہات کا اخراج شروع ہو جاتا ہے دل کمزور ہو کر دھڑکنے لگ جاتا ہے بزدلی بڑھ جاتی ہے ضعف دماغ سے سر میں چکر آنے لگتے ہیں بات کو بھول جاتا ہے آنکھوں کی کمزوری چربی کی کمی اور بدن اس قدر ضعیف ہو جاتا ہے کہ ذرا سی آواز سے دل دہل جاتا ہے انسان حیران پریشان اکثر ہو کرتا ہے معدہ اور انتڑیوں کی کمزوری سے بدہضمی دائمی اور قبض کی شکایت اکثر رہتی ہے غرضیکہ سینکڑوں امراض و علامات دوسرے پیش آتی ہیں جن سے بیچارہ بیمار ہی جانتا ہے۔ ایسی ردی حالت دیکھکر حال کے داناؤں نے اس مرض کا سب سے اعلیٰ علاج بجلی کے ذریعہ کیا ہے بجلی فوراً ست اعضاء کے اندر گھس جاتی ہے اور جاتے ہی اسکو گرم اور ہوشیار کر دیتی ہے ہم نے بھی وہی بجلی منگوائی ہے اور عرصہ ۱۰ سال سے بیماروں کا علاج کرتے ہیں تین ہزار کے قریب بیماروں کا علاج کر چکے ہیں ٭

بجز اس علاج سے بہتر اور کوئی علاج خیال نہیں کیا جو لوگ یہاں سے دور رہتے ہیں انکے واسطے برقی ست کمل بھیجا جاتا ہے جو بجلی کا ساری کام دیتا ہے۔ اور اس سے رگوں کا سیر پانی نکل جاتا ہے پھر ایک اور طلاء لگایا جاتا ہے جس سے پٹھے موٹے اور سخت ہو جاتے ہیں اور ایک شیشی مقناطیسی گولیوں کی ساتھ ہی ہوا کرتی ہے اس کے کھانے سے بہت باہ پیدا ہوتی ہے سارے برقی ست کی قیمت جس میں برقی طلاء طلاء مالش کرنے والا چوب برقی مقناطیسی تینوں چیزیں مع ترکیب استعمال ہے ۱۵ روپیہ آٹھ آنے میں ملتی ہیں جو آدمی ہم کو اپنے پاس بلاکر علاج کرا دے وہ سیکنڈ کلاس ریلوے گاڑی کا کرایہ مع سفر فی کس ۵ پانچ روپیہ روزانہ ارسال کر دے ہم ۲۴ گھنٹے کے اندر علاج کرکے واپس آجاوینگے جو آدمی دبلے پتلے اور کمزور ہیں وہ بجلی لگوانے سے پہلے ایک ڈبیہ مومیائی فروری کھالیں تاکہ چربی اور طاقت بڑھ جاوے اور جلد فائدہ حاصل ہو۔ قیمت فی ڈبیہ ایک چھٹانک مومیائی ۱۴ معہ محصولڈاک (نوٹ) آجکل ہماری دیکھا دیکھی بہت سے لوگوں نے بجلی کا سفوف برقی گولیان وغیرہ اشتہار دینا شروع کر دیا ہے اُن کے دھوکے سے بچنا چاہئے ٭

طبی اخبار سورج پرکاش کا نمونہ مفت دیا جاتا ہے ٭

باہر سے آنے والوں کی رہائش کا خاطرخواہ انتظام کیا جاتا ہے

المشتہر

فتح چند حکیم عمدۃ الحکماء سند یافتہ مالک سورج پرکاش میڈیکل ہال امرتسر

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرہ کا سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ سونی سرمہ فی تولہ سعہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے؟

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ آہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو آنکھ آنا بھی کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر ناخنہ بالہ اور دمعہ کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں اسلئے ہر کسی کو اسکا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے ۔

راقم ڈاکٹر ایم بی سانگلی صاحب بہادر ایم ڈی - ایس سند یافتہ یونیورسٹی اڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر ۔

(۲) میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا آنکھوں کے بیماروں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہی آنکھوں کو ترو تازہ رکھتا ہے اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کے لئے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے آجتک کبھی کوئی دوا اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی ۔

راقم آنریبل نواب حیات محمد خان خان بہادر سی ایس آئی سابق ڈویژنل شش جج قسمت جالندھر ممبر کونسل گورنر جنرل ہند ۔

(۳) جناب سردار صاحب تسلیم میں نے آپکا ممیرے کا سرمہ استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ کمزوری چشم کے لئے بہت مفید ہے میری آنکھیں بالکل کمزور تھیں لگاتار ایک پہر کام کرنے سے معذور ہو جاتا تھا اب میری یہ کیفیت ہے کہ صرف چار روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کرسکتا ہوں ۔

راقم میاں خورشید محمد خان خلف نواب یٰسین محمد خان صاحب بہادر رئیس اعظم بھوپال

(۴) مکرم بندہ تسلیم میں آپ کے قابل قدر ممیرے کے سرمہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہوں حقیقت میں جیسا آپ نے اشتہار میں لکھا ہے اس سے کئی کئی درجہ بہتر ہے میں نے چشمہ کا لگانا بالکل چھوڑ دیا اور اب بغیر چشمہ کے بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہوں

راقم رادھا کشن گورنمنٹ پنشنر بمقام دہلی محلہ چوڑی گران ۔

(۵) میں نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے ایجاد کیا ہے ان مریضوں پر کہ جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے ۔

راقم ڈاکٹر برج لعل گھوس رائے بہادر ایل ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند ۔

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پچیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ [illegible] سے جمع کیا گیا ہے ۔

پادری ایچ گولکناتھ صاحب بی۔ اے ایڈیٹر و منیجر نور افشان ساکن پہلور کے لئے لودیانہ مشن سٹیم پریس میں زیر اہتمام داتا (؟) پلوس کے چھپا